روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 15 مارچ 2014ء 13 جمادی الاول 1435 ہجری 15/امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 61

بدن کیلئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میرے بدن اور میری آنکھ کو عافیت عطا کر اور انہیں میرا وارث بنا یعنی انہیں میری وفات تک صحیح سلامت رکھ۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 711 حدیث نمبر: 1941)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

طب کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ

’’انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہئے۔ اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ، حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے جھٹ قبضہ کر لے اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہئے کہ مفید بات جہاں سے ملے وہیں سے لے لے۔ ہندی، جاپانی، یونانی، انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہئے۔

تمتع زھر گوشہء یافتم
زھر خرمنے خوشہء یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں (-) حکیم تجربہ سے بنتا ہے اور حلیم تکالیف اُٹھا کر حلم دکھانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے کیونکہ قضا و قدر رب کے ساتھ لگی ہوئی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 508-507)

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ فرمایا

’’یہ سب ظنی باتیں ہیں۔ علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایک دفعہ ایک بیمار آیا۔ مَیں نے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مر جائے گا۔ تیس سال کے بعد مَیں نے اس کو زندہ پایا۔

بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے۔ اسی بیماری میں ایک کے واسطے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بُرے دن ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آ جائے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی۔ نبض دیکھنے کے وقت لاعلم لنا ...... (البقرہ: 33) کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت ھوالشافی لکھنا شروع کیا‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 296)

’’ہمارے گھر مرزا صاحب (حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم) پچاس برس تک علاج کرتے رہے۔ وہ اس فن طبابت میں بہت مشہور تھے مگر اُن کا قول تھا کہ کوئی حکمی نسخہ نہیں ملا۔ حقیقت میں انہوں نے سچ فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اِذن کے بغیر کوئی ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کوئی اثر نہیں کر سکتا‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 80)

’’طبیب میں علاوہ علم کے جو اس کے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقویٰ کی بھی ہونی چاہئے ورنہ اس کے بغیر کچھ کام نہیں چلتا۔ ہمارے پچھلے لوگوں میں اس کا خیال تھا اور لکھتے ہیں کہ جب نبض پر ہاتھ رکھتے تو یہ بھی کہتے لاعلم لنا ...... (البقرہ: 33) یعنی اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 181)

احمدی ڈاکٹر کا اعزاز

مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب میڈیکل سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو امریکن کالج آف فزیشنز نے اپنے یکم مارچ 2014ء کے اجلاس میں فیلو منتخب کر لیا ہے۔ امریکن کالج عام حالات میں پہلے ممبر شپ دیتا ہے جس کے پانچ سال بعد تدریسی پیشہ وارانہ اور انتظامی کارکردگی کی بنیاد پر فیلوشپ دی جاتی ہے۔ تاہم خاص حالات میں کسی ڈاکٹر کی اپنے شعبہ میں خدمات، انتظامی صلاحیت، اپنی کمیونٹی میں صحت عامہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں غیر معمولی صلاحیت کو سامنے رکھتے ہوئے براہ راست بھی فیلوشپ کا اعزاز دے سکتا ہے اور ڈاکٹر صاحب کو براہ راست فیلوشپ دی گئی ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کے فرزند ارجمند ہیں۔ 1990ء سے فضل عمر ہسپتال میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ 2007ء سے آپ شعبہ میڈیسن کے انچارج ہیں۔ اس سے قبل آپ کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان کے MCPS اور FCPS کے امتحان پاس کر چکے ہیں۔ آپ کی سربراہی میں شعبہ میڈیسن میں ہاؤس جاب منظور ہوا اور کئی ڈاکٹرز ہاؤس جاب کر چکے ہیں۔ ہسپتال اور دیگر اداروں میں صحت عامہ کے حوالہ سے بہت سے لیکچرز کے علاوہ MTA پر بیماریوں پر کئی سلسلہ وار پروگرام آپ نے کئے ہیں۔ ہسپتال میں بعض انتظامی فرائض پر مامور رہے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کا جنرل سیکرٹری مقرر فرمایا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ڈاکٹر صاحب موصوف اور ہسپتال کے لئے مبارک فرمائے اور فضل عمر ہسپتال خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں اپنی خدمات اعلیٰ روایات کے ساتھ ادا کرنے والا ہو۔

رپورٹ مکرم محمد محمود طاہر صاحب منتظم اشاعت سپورٹس ریلی

16 ویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصار اللہ پاکستان

(28 فروری تا 2 مارچ 2014ء)

مجلس انصار اللہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی سولہویں سالانہ سپورٹس ریلی کا انعقاد مورخہ 28 فروری تا 2 مارچ 2014ء کرنے کی توفیق ملی۔ ریلی کے منتظم اعلیٰ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی تھے۔ عمومی انتظامیہ کے علاوہ ٹیکنیکل کمیٹی جیوری آف اپیل بھی قائم کی گئی۔

کھلاڑیوں کیلئے رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3، سرائے مسرور، دارالضیافت، گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ پاکستان اور گیسٹ ہاؤس وقف جدید میں کیا گیا۔ رجسٹریشن آفس ایوان ناصر کے زیریں ہال میں بنایا گیا اور مہمانوں کے لئے کھانے کا پنڈال انصار اللہ کے سبزہ زار میں بنایا گیا۔ جبکہ نمازوں کا انتظام ایوان محمود کے سبزہ زار میں کیا گیا تھا۔

سالانہ سپورٹس ریلی کی پُر وقار افتتاحی تقریب 28 فروری 2014ء بروز جمعہ بوقت 2:45 بجے سہ پہر ایوان محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی 2014ء نے جملہ شرکاء ریلی کو خوش آمدید کہا اور ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد سابقہ روایات کے مطابق سال گزشتہ کے چیمپین مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور نے سپورٹس ریلی 2014ء کے افتتاح کا رسمی اعلان کیا۔ جس کے بعد محترم صدر مجلس نے اپنے صدارتی خطاب میں کھلاڑیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور جسمانی صحت کی روحانی و عملی زندگی میں افادیت بیان فرمائی۔ دعا کے ساتھ یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد انصار اللہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور پھر آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں ہوا۔

امسال اللہ کے فضل سے سپورٹس ریلی میں 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس کا انعقاد کیا گیا۔ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، رسہ کشی، مشاہدہ معائنہ، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا، دوڑ 100 میٹر، سیر اور اس کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور نیزہ پھینکنا۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کا بیڈمنٹن ٹورنامنٹ سنگل و ڈبل مورخہ 26 فروری 2014ء کو ایوان محمود میں ہوا جس میں 8 میچز کھیلے گئے۔ جبکہ رسہ کشی کا دلچسپ نمائشی میچ قائدین کرام اور ناظمین اضلاع وعلاقہ کے مابین ہوا۔ آؤٹ ڈور مقابلے گراؤنڈ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ اور جلسہ گاہ میں جبکہ انڈور (Indoor) مقابلہ جات کا انعقاد ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوا۔ ان تین ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 288 میچز کروائے گئے۔ دوڑ 100 میٹر، کلائی پکڑنا، پیدل چلنا ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن میں صف اول و دوم کے الگ الگ میچ ہوئے۔ جبکہ باقی مقابلہ جات کا ایک ہی معیار تھا۔

مقابلہ جات کے لئے پاکستان کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جو یہ تھے: ربوہ، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد، کراچی اور سندھ۔ مورخہ 28 فروری 2014ء بروز جمعہ 10 بجے دن مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات کی نگرانی اور نگران علاقہ جات کی موجودگی میں مقابلہ جات کے ڈراز ڈالے گئے۔ افتتاحی تقریب اور ریفریشمنٹ کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا اور بیڈمنٹن کے فائنل مقابلہ کے بعد اختتامی تقریب ہوئی۔

سپورٹس ریلی کی ایک ایمان افروز نشست پروگرام ''رنگ بہار'' تھا۔ جو مورخہ یکم مارچ 2014ء کو رات 7:30 تا 9 بجے ایوان ناصر میں محترم صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں امسال تربیت اولاد کے حوالہ سے خلفاء سلسلہ کی حسین یادوں کو بیان کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود کی یادیں بیان فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خوبصورت یادوں کا تذکرہ محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان نے مختلف روایات کی روشنی میں بیان کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دلکش انداز تربیت رقم کردہ محترمہ صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ کو محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب قائد تعلیم نے پیش کیا۔ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے حضرت مصلح موعود کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد یہ پُر کیف مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ اس محفل میں محدود تعداد میں معزز خواتین نے بھی شرکت کی جن کے لئے سرائے ناصر نمبر 1 میں انتظام کیا گیا تھا۔

اختتامی تقریب مؤرخہ 2 مارچ 2014ء کو دوپہر 12:00 بجے ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ جنہوں نے صف دوم بیڈمنٹن کا فائنل مقابلہ بھی دیکھا۔ تلاوت کے بعد صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نے ریلی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اللہ کے فضل سے 9 علاقہ جات کے 42 اضلاع سے 310 انصار کھلاڑیوں نے ریلی میں شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 9 علاقہ جات کے 30 اضلاع سے 334 کھلاڑیوں نے شمولیت کی تھی 13 کھیلوں کے 18 ایونٹس منعقد ہوئے اور کھیلوں کے 288 میچز کروائے گئے۔ رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور قرار پائے۔ جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین علاقہ ربوہ رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب نگران علاقہ ربوہ نے وصول کی۔ امسال کھلاڑیوں کو انعامات میں خوبصورت میڈلز، جرسیاں اور سندات امتیاز دی گئیں۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات سے شرکاء ریلی کو نوازا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ سپورٹس ریلی کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد ایوان محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور پھر جملہ شرکاء کے اعزاز میں دفاتر انصار اللہ پاکستان سبزہ زار کے لان میں ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانہ کے بعد اعزاز پانے والے کھلاڑیوں و انتظامیہ کے محترم صدر مجلس کے ساتھ گروپ فوٹوز ہوئے۔ یوں اللہ کے فضل سے سولہویں سالانہ سپورٹس ریلی انصار اللہ پاکستان کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

☆......☆......☆

تبصرہ کتب

''سفر خواب''

نام کتاب: سفر خواب
مصنف: پروفیسر محمد اکرام احسان
کل صفحات: 224
پبلشرز: احسن پبلیکیشنز فیصل آباد

سفر خواب پروفیسر اکرام احسان صاحب کا چوتھا فنی اور فکری پڑاؤ ہے۔ اس سے پہلے وہ قارئین ادب کی خدمت میں کہانیوں اور نثر پاروں کے تین مجموعے ''راگنی''، دھواں دھواں اور محبتوں کے سلسلے'' پیش کر کے علمی و ادبی حلقوں سے داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی تحریریں محض کہانیاں یا قصے نہیں ہوتے بلکہ اپنے اندر علم و آگہی، فلسفہ اور دانش کے خزانے لئے ہوتے ہیں۔ سوچنے اور فکر کرنے والے قارئین ان کے ان فکر پاروں سے اپنے اندر ایک نمایاں مثبت تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب ''سفر خواب'' میں شامل بظاہر چھوٹی چھوٹی تحریریں اپنی مقصدیت اور دلچسپی میں کسی بھی بڑی تحریر کے مقابل رکھی جاسکتی ہیں۔ بلکہ اپنی منفرد سوچ اور جداگانہ انداز فکر کی بنا پر عام مصنفین کی تحریروں سے بہت ہٹ کر ہیں۔ ''سفر خواب'' میں ایک نیا اور اچھوتا سلسلہ ہمارے سامنے ہے۔ اسے پڑھ کر مصنف کے تجربے اور مشاہدے کی وسعت اور گہرائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ جناب پروفیسر اکرام صاحب اپنی کتاب کے نفس مضمون سے متعلق لکھتے ہیں کہ:

کئی ماہ کے سوچ و بچار کے نتیجہ میں سفر خواب کے نفس مضمون کا ادراک ہوا اور لکھنے کے مراحل طے ہوئے۔ یہ مراحل اس قدر مشکل تھے کہ الفاظ ان کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ میں ہر مرنے والے کے ساتھ مرا ہوں اور مر مر کر زندہ ہوا ہوں۔

جناب پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کا تبصرہ بھی کتاب کی زینت ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

''مابعد الطبیعات کیا اسرار پنہاں ہیں اور مرنے کے بعد کیا ہوگا اور اس پُرتجسس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا بھی جائے گا۔ پروفیسر اکرام احسان صاحب نے ان اسرار سے پردہ اٹھانے کی کوشش تو نہیں کی لیکن اس زندگی کو ایک نئے رخ اور نئے زاویے سے دیکھا ضرور ہے اور اپنے خیال کو اس میدان میں اس طریقے سے دوڑایا ہے کہ بعد الموت مختلف لوگ، مختلف کہانیوں اور آپ بیتیوں کو بیان کرتے ہوئے اپنی اپنی دنیاوی زندگی کے پرت کھولتے ہیں اور زبان تصور سے اس طرح بولتے ہیں کہ گزشتہ واقعات جو ان کرداروں کی زندگی کا آئینہ ہیں وہ ہمارے سامنے جھلکتے ہیں''۔

جناب پروفیسر محمد اکرام احسان کا مقصد حیات بھی یہی نظر آتا ہے کہ دنیا سے ہر قسم کی نفرت اور منافقت ختم کردی جائے اور وہ اسی سوچ کے ساتھ اپنے مشن کو بڑے خوبصورت اور مثبت انداز میں آگے بڑھا رہے ہیں اور ادب کے میدان میں وہ اپنی ان خوبصورت تحریروں کے ذریعے ایک عظیم کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پائے استقلال کو اسی طرح قائم رکھے اور وہ اپنی خوبصورت تحریروں کی روشنی اسی طرح پھیلاتے رہیں۔ نہایت عمدہ چھپائی اور خوبصورت سرورق کے ساتھ یہ کتاب واقعی پڑھنے کے لائق ہے۔

(عبدالصمد قریشی)

☆......☆......☆

ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت بعض شرائط کے ساتھ کی ہے۔ ان میں سے ایک شرط کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ بیعت کرنے والا قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ قرآنِ کریم کی حکومت کیا ہے؟ قرآنِ کریم کی حکومت قرآنِ کریم میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور اُن کا پابند ہونے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہے

سورۃ النحل کی آیات 91 تا 98 کے حوالہ سے مختلف احکامات قرآنی کی تشریح اور ان پر عمل کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی آلٹن میں 31 اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

ہم احمدی جو جماعت احمدیہ میں زمانے کے امام کو مان کر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر (-) کے مختلف فرقوں سے بھی آئے ہیں، مختلف مذاہب سے بھی آئے ہیں، مختلف قوموں سے بھی آئے ہیں، مختلف قسم کے تمدن اور طبقات سے بھی آئے ہیں اس لئے کہ ہر قسم کی تفریق کو ختم کر کے اُس تعلیم پر جمع ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی تعلیم ہے، جو ہر قسم کی سوچ رکھنے والے اور ہر قسم کی فطرت رکھنے والے مرد و عورت کے لئے تسلی کرانے والی اور رہنمائی کرنے والی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم اُس کتاب میں جمع ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جو مختلف قوموں، مختلف مذاہب، مختلف ملتوں اور مختلف تمدنوں سے آکر ایک جماعت بن کر اکٹھے ہو گئے ہیں، تو ہمارا ایک خاص مقصد ہے، ہماری ذمہ داری ہے، ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے اور وہ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت بعض شرائط کے ساتھ کی ہے۔ ان شرائط میں بھی اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ان میں سے ایک شرط کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ بیعت کرنے والا قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

قرآنِ کریم اُس کی حکومت کیا ہے؟ قرآنِ کریم کی حکومت قرآنِ کریم میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور اُن کا پابند ہونے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہے اور اپنی تحریرات میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے ان احکامات کی تعداد سات سو بتائی ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

اور اگر اس کی جزئیات میں جائیں تو یہ تعداد اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ بہر حال ہر احمدی بیعت کرتے وقت یہ عہد کرتا ہے۔ پرانے احمدی بھی وقتاً فوقتاً بیعتوں میں شامل ہو کر اپنے عہد کی تجدید کرتے رہتے ہیں اور نئے احمدی بھی یہ بیعت کرتے ہیں۔ پس یہ عہد بیعت ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک عہد یہ بھی ہے کہ ہم قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریں گے، لاگو کریں گے اور اس کی کوشش کریں گے، تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم ان احکامات کی تلاش میں بھی لگے رہیں گے اور ان کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں گے اور پھر ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔

یہ جو آیات اس اجلاس کے شروع میں تلاوت کی گئی ہیں۔ ان میں بھی بعض احکامات بیان کئے گئے تھے۔ ان میں سے اس وقت میں چند احکامات کی مختصر تشریح آپ کے سامنے رکھتا ہوں یا مختصراً بیان کرتا ہوں۔ ان احکامات کا بار بار اور تفصیلی تذکرہ ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے۔ تلاوت کردہ آیات میں سے پہلی آیت اس طرح شروع ہوتی ہے کہ (-) (النحل: 91) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں عدل کا اور احسان کا اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ یہ تین باتیں یا تین نیکیاں ایسی ہیں کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ ایک معاشرے میں ان کا رواج ہو جائے، ان پر عمل شروع ہو جائے تو معاشرے کے تمام فساد ختم ہو سکتے ہیں۔ چھوٹی سے لے کر بڑی تک تمام رنجشیں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور معاشرہ ایک ایسا معاشرہ بن جائے جو اس دنیا میں ہی جنت کا عملی نمونہ ہو۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ عدل کرو۔ عدل کہتے ہیں برابری کے سلوک کو۔ عدل کہتے ہیں انصاف کے ساتھ فیصلے کو۔ صحیح گواہی دینا بھی عدل ہے اور سچائی اور راستبازی بھی عدل ہے۔ معاملات کو صحیح طرح سر انجام دینا بھی عدل ہے۔ اس ایک لفظ میں خدا تعالیٰ نے ہر عورت اور مرد کو اُن نیکیوں کی طرف نشاندہی کر دی ہے جو اُس کی بنیادی نیکیاں ہیں جو ہر ایک کا کم از کم معیار ہونا چاہئے۔ صرف فیصلہ کرنے والے ادارے یا اتھارٹی کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ عدل کرے بلکہ ہر انسان اپنے دائرے میں بعض فیصلے کر رہا ہوتا ہے اور عدل اور انصاف کا فیصلہ وہ ہوتا ہے جو تمام برائیوں اور اچھائیوں کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔ اگر اچھائیاں برائیوں پر حاوی ہوں تو پھر یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میرے جذبات کیا ہیں، میرے فوائد کیا ہیں؟ پھر فیصلہ عدل سے ہو۔ اپنے مطلب نکالنے کے لئے تاویلیں اور راستے نہیں تلاش کرنے چاہئیں۔

پھر عدل سے مراد یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے کہ ایک فیصلے کا، بات کا اثر معاشرے کا چین قائم کرے گا، سکون قائم کرے گا یا معاشرے میں بے چینی پیدا کرے گا۔ اس بارے میں مثال کے طور پر عورتوں اور مَردوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کی طرف مَیں توجہ دلاتا ہوں۔ شادی بیاہ مرد و عورت کا ایک ایسا رشتہ ہے جس میں کسی ایک فریق کی طرف سے زیادتی اور انصاف سے کام نہ لینا نہ صرف اس رشتہ کے قائم رکھنے میں مسائل پیدا کرتا ہے بلکہ اگر اولاد ہے تو اولاد کے مستقبل اور زندگی پر بھی اس کے اثرات مترتب ہوتے ہیں، منفی اثرات پڑتے ہیں۔ عدل و انصاف کو سامنے نہ رکھتے ہوئے ایک فیصلہ گھرانوں اور اپنی زندگیوں بلکہ اگلی نسل کی زندگیوں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔ گو اس عدل کے قائم نہ رکھنے کی بھی کئی وجوہات ہیں، بعض جائز بھی ہیں، بعض ناجائز بھی ہیں لیکن بڑی وجوہات جو ہیں، جو میں نے دیکھی ہیں، اُن میں اَنانیت اور خود غرضی ہے۔ اکثر معاملات جو سامنے آتے ہیں اُن میں گھروں میں بدامنی اور گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ مرد یا عورت کی اَنانیت اور خود غرضی ہوتی ہے۔ ان جیسے لوگ اپنے ہی بچوں کے مستقبل کو اپنی ذاتی اغراض کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ یہ بچوں پر بھی ظلم ہے اور یہ عدل کے منافی ہے۔ اگر مرد اور عورت انصاف سے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں تو ایسی صورتحال کبھی پیدا نہ ہو جس سے اگلی نسلیں متاثر ہوں۔ اگر سچائی پر میاں بیوی کے رشتے قائم ہوں تو اعتماد قائم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپس کے تعلقات میں خاص طور پر قولِ سدید کا حکم دیا ہے۔ تو یہ بھی اس لئے کہ ایک دوسرے کے حق اس کے بغیر ادا نہیں ہو سکتے اگر سچائی نہیں ہے۔ اور یہ سب کچھ انصاف کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس لفظ عدل کی وسعت تو ہر میدان میں اور ہر موقع پر اپنا حسن دکھاتی ہے۔ یہاں میں نے صرف عائلی مسائل کے بڑھتے ہوئے معاملات کی وجہ سے یہ پہلو بیان کیا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ معاشرے کے حُسن کی بنیاد اُس وقت مضبوط ہوتی ہے جب ہر جگہ ہر موقع پر، ہر لحاظ سے عدل سے کام لیا جائے۔ یعنی انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں۔ آپس کے معاملات میں بھی اور گواہیوں میں بھی اور فیصلہ کرتے وقت بھی۔ سچائی کا اظہار ہر موقع پر ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مومن وہ ہے جو اپنے خلاف اور اپنے ماں باپ کے خلاف اور اپنے قریبیوں کے خلاف بھی اگر گواہی دینی پڑے تو سچی گواہی دے۔ پھر اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنا بھی عدل ہے اور ایک عورت کی ذمہ داری اُس کے گھر کی ذمہ داری ہے۔ یہ سب سے پہلی ذمہ داری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی نگرانی عورت کے سپرد فرمائی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن حدیث نمبر 893)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتوں کی اکثریت اس ذمہ داری کو نبھانے والی ہے اور نبھانے کی خواہش رکھتی ہے۔ لیکن ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو آجکل زمانے کے رسم و رواج کے پیچھے چل کر اپنی ذمہ داری کو بھول گیا ہے۔ عورتوں میں یہاں یورپ میں یا اس ملک میں ایک me time کی نئی رسم اور ٹرم رواج پا گئی ہے کہ اپنا وقت لینا ہے اور اپنی مرضی سے، اپنی آزادی سے پھرنا ہے۔ یہ انتہائی غلط سوچ ہے۔ میں نے کل حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پڑھے تھے، اُن میں بھی آپ نے یہی فرمایا تھا کہ اصل ایمان یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہر چیز پر مقدم کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 602۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں ہمیشہ سوچنا چاہئے کہ ہماری سوچیں، ایک احمدی کی سوچ چاہے وہ نوجوان لڑکی ہے، شادی شدہ نئی نوجوان لڑکی ہے، چھوٹے بچوں کی والدہ ہے یا بڑے بچوں کی ماں ہے، عورت ہے بوڑھی ہے، ہر ایک کا یہ کام ہے کہ اپنے اپنے

دائرے میں اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے جو احکامات ہیں اُن کو تلاش کرے اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

اسی طرح جب مَردوں کی طرف سے ذمہ داریاں ادا نہ کی جا رہی ہوں، جب بچوں کے سامنے خاوند اپنی بیویوں سے انصاف نہ کر رہے ہوں اور بچے ہوش کی عمر میں پہنچ رہے ہوں، بچوں کا باہر ایکسپوژر (exposure) بھی ہو رہا ہو تو پھر اکثر معاملات میں خاوندوں کی وجہ سے بچے برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ گویا مرد اور عورت دونوں اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اپنی ذمہ داریوں کو انصاف سے ادا کریں۔

گو میں نے یہ مضمون عورتوں کو سمجھانے کے لئے شروع کیا تھا لیکن میری طرف سے یہ بھی عدل کے خلاف ہو گا اگر مَیں اِس وقت مَردوں کو بھی توجہ نہ دلاؤں جبکہ وہ لوگ براہِ راست میری آواز سن رہے ہیں۔ اُن کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ اپنی نسلوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ بیویوں کے بھی حق ادا کریں اور بچوں کے بھی حق ادا کریں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ حق ادا ہوتے ہیں پیار سے، محبت سے اور اعتماد کی فضا قائم کرتے ہوئے۔ پس اس کو قائم کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ جس نے مخلوق کو پیدا کیا، اُس کے احکام بھی عین انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ جب حکم دیا کہ عدل کرو تو ایسا لفظ استعمال کیا جو ہر جگہ پر معاشرے کے کم از کم معیار پر حاوی ہو جاتا ہے۔ پھر اُس کے بعد فرمایا کہ ایسی نیکیوں میں تمہارے معیار بھی بڑھنے چاہئیں۔ اس لئے جس نیکی کی طرف توجہ دلائی تا کہ ہر سطح پر محبت اور پیار اور امن کی فضا قائم ہو تو فرمایا کہ احسان کرو۔ عدل کو قائم کرنے کے لئے بعض دفعہ سخت قدم بھی اُٹھانا پڑ جاتا ہے اور عدل کے معنی میں یہ چیز شامل ہے کہ حق قائم کرنے کے لئے اگر سخت فیصلہ بھی کرنا پڑے تو کیا جائے، لیکن یہ فیصلہ کرنے کا اختیار خود فریقین کو نہیں ہے بلکہ تیسرے شخص یا ادارے کو ہے۔ یہ سن کے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمیں فیصلہ کرنے کا بھی اختیار ہے، ورنہ جو مثالیں میں نے دی ہیں یا جو مثال میں نے دی ہے، اس میں خاوند خود ہی قاضی بھی بن جائے گا اور مزید ظلم شروع ہو جائیں گے، یا بیوی خود ہی مظلوم بن کر خود ہی اپنے فیصلے کرنے لگ جائے گی۔ اس لئے ایسے معاملات جہاں علیحدگیاں بھی ہونی ہوں، خلع کے معاملات بھی ہوں، اُس وقت بھی بڑے سوچ سمجھ کر اور دعاؤں کے بعد یہ فیصلے کرنے چاہئیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگلا قدم یہ ہے کہ احسان کرو۔ احسان یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دینا ہے۔ عفو، درگزر اور صَرفِ نظر سے کام لینا ہے۔ خود کوشش کر کے مدد کے اور اچھائی کرنے کے راستے تلاش کرنے ہیں۔ اگر ان باتوں پر عمل ہو تو معاشرے کی ہر سطح پر ایک ایسی فضا قائم ہو گی جو پیار اور محبت کی مثالیں قائم کرنے والی ہو گی۔ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام پیدا ہو گا۔ میاں بیوی اور خاندانوں میں ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کے وہ نمونے نظر آئیں گے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ دوستوں کے تعلقات میں بھی اور غیروں سے تعلقات میں بھی ہمدردی، غلطیوں سے صرفِ نظر اور ایک دوسرے کی مدد کے جذبات پیدا ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مزید ترقی کرو اور آپس کے سلوک اور نیکیاں پھیلانے کے علاوہ وہ معیار حاصل کرو جس کی انتہا قربانی اور بے نفسی اور بے غرضی ہو۔ اور فرمایا اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى کا مقام حاصل کرنے سے یہ معیار حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ معیار حاصل ہوتا ہے اُس طرح قربانی کرنے سے، جس طرح ایک ماں بچے کے لئے کرتی ہے۔ ماں بچے کے لئے قربانی کرتی ہے، بے غرض ہو کر، بغیر کسی بدلے کی اور خواہش کے۔ ہر احسان اور حسنِ سلوک کے پیچھے بدلے کی خواہش یا نام و نمود کا اظہار یا بعض دفعہ آپس کے تعلقات کی دوریوں کو ختم کرنے کی غرض ہو سکتی ہے۔ لیکن ماں اور بچے کا رشتہ ایسا ہے جس میں کوئی غرض نہیں ہوتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 217۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ جو مثالیں آجکل کی دنیا میں سامنے آ جاتی ہیں اور وہ بھی ان کی ذاتی اغراض کی وجہ سے، وہ بھی اُن لوگوں کی جو دین کو بھول بیٹھے ہیں اور صرف دنیاوی مقاصد اُن کے سامنے ہیں، جن کے دل اتنے سخت ہو چکے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو بھی مار دیتے ہیں جس کی اخباروں میں خبریں آتی رہتی ہیں۔

بہرحال سب سے زیادہ بے غرضانہ رشتہ ماں اور بچے کا ہے جو عام عقل رکھنے والے انسانوں میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اُس وقت حقیقی مومن کہلاتے ہیں جب دنیا کے تعلقات میں بھی بے غرضانہ جذبات ہوں۔ بنی نوع انسان کے لئے خدمت کا جذبہ اور جوش ہو۔ کل میں نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پڑھے تھے تو آپ نے یہی فرمایا تھا کہ میں اپنی جماعت کو اُس معیار پر دیکھنا چاہتا ہوں کہ جہاں وہ بنی نوع کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ حق لینے کی خواہش کے بجائے حق کی ادائیگی کی خواہش ہو۔ دنیا کی عارضی لذتوں اور خواہشات کے پیچھے چلنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 69-68۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اگر اس خوبصورت تعلیم پر عمل ہو تو گھر اور معاشرہ پُرامن ہو جاتا ہے۔ اخلاق میں بھی ترقی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فَحْشَاء، مُنْکَر اور بَغْی سے روکتا ہے۔ فحشاء کا مطلب ہے انتہائی درجے کا گناہ اور گند اور ہر وہ بات جس سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے۔ اس بارے میں مَیں رمضان کے دنوں میں تفصیلی خطبات بھی دے چکا ہوں، اُن کو بھی سننا چاہئے۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے یہاں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر فَحْشَاء مُنْکَر کے ساتھ آئے تو اس کا مطلب ہے کہ ایسی بدی جس کا علم صرف اُس بدی کے کرنے والے کو ہو اور مُنْکَر وہ بدی ہے جو اس کے بعد آتی ہے جس کا علم دوسروں کو بھی ہو جائے، لیکن اس کا اثر دوسروں پر نہ پڑے، یا اس برائی سے دوسروں کے حق یا متاثر نہ ہوں یا بہت کم متاثر ہوں لیکن دنیا اس کو برا محسوس کرتی ہو، یہ برائی مُنْکَر ہے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 222)

پھر اس کے بعد بَغْی کا لفظ آتا ہے، بَغْی کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً غلط کام کرنا، نقصان پہنچانا، دھوکہ دہی کرنا، ناانصافی کرنا، دوسرے کا حق مارنا۔ پس یہ جو لفظ ہے بَغْی، یہ ایسی برائی ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والی ہے اور معاشرے کا امن برباد کرنے والی ہے۔

بہرحال یہ تینوں برائیاں فَحْشَاء، مُنْکَر اور بَغْی ایسی برائیاں ہیں جو انسان کو عیب دار بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک حقیقی مومن اور مومنہ کو ایسی حالت میں دیکھنا چاہتا ہے جہاں وہ نیکیوں کو پھیلانے والا ہو اور برائیوں سے محفوظ ہو۔ اور نہ صرف خود برائیوں سے محفوظ ہو بلکہ معاشرے کو بھی محفوظ رکھنے والا ہو اور آج ہم احمدیوں کی یہی ذمہ داری ہے۔ ہم نے جو زمانے کے امام کو مانا ہے تو اس عہد کے ساتھ کہ ہم اپنی اس ذمہ داری کو بھی نبھائیں گے کہ معاشرے میں نیکیاں پھیلانے والے ہوں گے اور برائیوں کو دور کرنے والے ہوں گے۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں نہ سنبھالیں، خود اپنی حالتوں کو نہ بدلا تو یہ ذمہ داریاں کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟ کیونکہ یہ جب ہو گا تبھی اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہمیں حاصل ہو سکتا ہے، تبھی ہمارے ہر کام میں برکت بھی پڑ سکتی ہے۔

پس یہ ہے (-) کی خوبصورت تعلیم کہ نیکیوں کو حاصل کرنے کے لئے برائیوں کو چھوڑنا ضروری ہے اور صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ایک قسم کی یا چند قسم کی برائیاں چھوڑ دی ہیں بلکہ ہر قسم کی اور ہر سطح پر کی جانے والی برائی سے ہم نے بچنا ہے اور ہر نیکی کو اختیار کرنا ہے۔ دنیا انصاف اور عدل کے معیار کو بہت اعلیٰ معیار سمجھتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمتر نیکی ہے۔ نیکی کی اعلیٰ ترین مثال ایتائ ذی القربیٰ ہے۔ بنی نوع انسان سے اپنے قریب ترین رشتہ دار کی طرح محبت اور بلاغرض خدمت اصل نیکی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ معیار تم نے حاصل کرنے ہیں۔ یہ حکم ہے اور برائیوں کو مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے دلوں کو ہر قسم کی دھوکہ دہی، ناانصافی اور نقصان پہنچانے سے باز رکھو۔ اپنے مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹی بیان بازی سے بچو۔ دوسرے کو اپنی زبان سے بھی نقصان پہنچانے سے بچو بلکہ ایسی باتوں سے بھی بچو جو براہِ راست کسی کو نقصان تو نہیں پہنچاتیں لیکن بداخلاقی کا باعث بناتی ہیں۔ مثلاً ایک مجلس میں بیٹھے ہیں یا کسی سے آمنا سامنا ہوا ہے، ایک شخص وہاں آکر سلام کرتا ہے تو دوسرا تکبر کی وجہ سے یا معمولی رنجش کی وجہ سے یا سلام کا جواب دینے کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے جواب نہیں دیتا، جبکہ اسلام کا یہ حکم ہے کہ سلام پھیلاؤ۔ یہ تعلیم بڑی بنیادی تعلیم ہے کہ سلام کو رواج دو۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ...... حدیث نمبر 194)

تو ایسے لوگ اُن لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جو سلام کرنے والے کو تو متاثر نہیں کر رہے ہوتے، اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اُس نے تو سلام کا پیغام بھیج دیا، مگر اپنے اور اللہ تعالیٰ کے خود گناہگار بن رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی یہ گناہ سہیڑ رہے ہوتے ہیں، گناہوں کی فہرست میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسی برائی سے بھی بچو۔

پھر فرمایا اپنے جائزے لو، اپنے دلوں کو ٹٹولو، اپنی برائیوں کو دیکھو اور ان کی اصلاح کرو۔ جو برائیاں بیشک دوسروں کو نظر نہ آئیں لیکن تمہیں پتہ ہے، تمہارے علم میں ہے کہ یہ برائیاں تمہارے اندر ہیں تو اپنے دلوں کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرو۔ یہی تقویٰ کی باریک راہ ہے۔ اور ہمیں باریکی سے یہ جائزے لینے چاہئیں اور باریکی سے اپنا جائزہ لے کر اپنے دل کو ان برائیوں سے پاک کرنا جن سے پاک ہونے کی اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے، حکم فرمایا ہے یہ ضروری ہے۔ صرف یہ نہیں سوچنا کہ یہ میری برائی ہے کسی کو اس سے کیا غرض؟ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو فحشاء میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن خدمتِ خلق کا جذبہ بھی رکھتے ہیں دنیاداروں میں بہت ساری ایسی مثالیں مل جاتی ہیں۔ دوسروں پر ظلم کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ بعض کو جھوٹ سے نفرت بھی ہوتی ہے لیکن دل میں بعض لوگوں کے لئے کینہ اور بغض بھی بھرا ہوتا ہے۔ کسی کا

حق مارنا بظاہر پسند نہیں کرتے مگر چغلیاں کرنے کی عادت ہوتی ہے، ایک دوسرے کے پیچھے باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ پیٹھ پیچھے کسی کے عیب جھوٹے سچے بیان کرنے کی عادت ہوتی ہے تو (-) کہتا ہے کہ یہ چغلیاں گناہ ہے، یہ پیٹھ پیچھے باتیں کرنا منع ہے، بلکہ خدا تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ یہ چغلیاں کرنا اسی طرح ہے جس طرح تم نے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔ تو مختلف قسم کی برائیاں ہیں۔ (-) کہتا ہے کہ اپنی سب ظاہری اور چھپی ہوئی برائیوں کو چھوڑو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چھوڑو۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سے نہ کوئی بات چھپی ہوئی ہے اور نہ ہی اُس کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود کی اس شرط پر بیعت کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کو ہر بات اور ہر چیز پر فوقیت دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

تو پھر اس بات پر تسلی نہ پکڑ لیں کہ کیا ہوا اگر ہم میں بعض برائیاں ہیں۔ ان برائیوں کی وجہ سے ہم دوسروں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے، ہمارے اپنے اندر ہی برائیاں ہیں۔ اگر آدمی ان چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی وقعت دینا چھوڑ دے تو یہی چھوٹی چھوٹی برائیاں پھر بڑی برائیاں بن جاتی ہیں اور فحشاء بن جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہوش کے ناخن لو اور خدا تعالیٰ نے جو نصائح فرمائی ہیں اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ تبھی اپنی زندگی میں بھی سکون محسوس کر سکتے ہو۔ تبھی تم اپنے گھر میں بھی سکون کے سامان کر سکتی ہو اور تبھی تم معاشرے میں بھی نیکیاں پھیلانے والی بن سکتی ہو اور اس مقصد کا حصہ بن سکتی ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ عہد کی پابندی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ (-) (النحل: 92)۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو جب تم نے اُس سے عہد کیا ہے، پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عہد دو طرح کے ہیں، ایک عہد بیعت کا عہد ہے اور ایک عہد اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کئے گئے عہد اور وعدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے عہد عہد بیعت ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ (-) (الفتح: 11) یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اُس نے اللہ سے باندھا ہے تو یقیناً وہ اُسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

پس یہ عہد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اسلام میں داخلے کا عہد ہے۔ آیت میں یہ مثال تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے لیکن آپ کے بعد یہ (دین حق) میں داخلے کا عہد ہے۔ یہ عہدِ بیعت ہے اور اس زمانے میں آپ کے غلامِ صادق کے ساتھ کیا گیا عہد بیعت ہے۔ اور جماعت احمدیہ (-) میں شامل ہونے کا عہد بیعت ہے۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو جماعت احمدیہ میں شامل سمجھتا ہے اُس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بیعت کے عہد کو پورا کرے اور اس میں جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ قرآنِ کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرے، اُسے قبول کرے، تبھی وہ اُن لوگوں میں شمار ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (آل عمران: 77) ہاں کیوں نہیں، جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔ پس اپنے عہد جو اللہ تعالیٰ سے کئے ہیں یعنی (دین حق) کی تعلیم پر عمل کرنے کے عہد، اور پھر اُن پر تقویٰ سے کام لیتے ہوئے عمل کرتے ہیں، پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں اور ایک مومنہ اور ایک مومن کا یہی زندگی کا مقصد ہے۔ اس کیلئے کوشش کرنی چاہئے اور اُن لوگوں میں شمار ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ ہم نے اپنے بیعت کے عہد میں جو نیک باتوں کے کرنے کا عہد کیا ہے اُسے پورا کریں ورنہ بیعت کرنا بے فائدہ ہے۔ اگر بیعت کر کے اپنی مرضی کرنی ہے اور قرآنِ کریم کی حکومت اپنے اوپر لاگو نہیں کرنی تو پھر تو ایسا عمل ہے جس کی خدا کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اور دنیا والوں کی مخالفت بھی ساتھ ہی ہے۔ ایک احمدی کی جتنی مخالفت ہو رہی ہے اور شاید ہی کسی کی ہوتی ہو۔ تو اس کا کیا فائدہ کہ بیعت بھی کی، اللہ تعالیٰ کی رضا مندی بھی حاصل نہ کی اور لوگوں کی مخالفت بھی مول لے لی۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنا ہے تو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے کہ نیکیوں کو اختیار کرو اور برائیوں کو ترک کرو، ان کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے عہد ہیں اور پھر ان نیکیوں کو پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُسے ضامن بنا کر جو عہد ہوتے ہیں، جو گو بندوں کے درمیان عہد ہوتے ہیں لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اور اُس کے نام پر ہیں، اس لئے یہ عہد بھی پورا کرنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ تمہاری تمہارے عہدوں کی وجہ سے باز پرس ہوگی۔ تم پوچھے جاؤ گے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے احکام پر یا احکام کے مطابق جو آپس میں معاہدات کئے تھے، اُنہیں پورا بھی کیا ہے یا نہیں؟

پس ہر ایک اپنے نفس کے جائزے لے کہ کس حد تک ہم خدا تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور اُس کے نام پر کئے گئے عہد کی پابندی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بہت سے احکام اور یہ بہت سی نیکیاں جن کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے، اگر تم انہیں بجا لاؤ گے اور تم برائیوں کو تقویٰ پر چلتے ہوئے ترک کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پانے والے ٹھہرو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (النحل: 98) مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجا لائے، بشرطیکہ وہ مومن ہو، ہم یقیناً اُسے حیاتِ طیبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور اُن کے بہترین اعمال کے مطابق اُن کا اجر دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

پس اللہ تعالیٰ مَردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیتا ہے کہ اعمالِ صالحہ بجا لاؤ، اگر خدا تعالیٰ سے نیک اجر چاہتے ہو۔ پس یہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہے کہ دنیا میں نیکیاں نہ صرف مردوں کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہیں اور نہ ہی صرف عورتوں کے ذریعہ سے قائم ہو سکتی ہیں۔ اگر خوبصورت معاشرے کی تشکیل کرنی ہے، اگر نیکیوں کو قائم کرنا ہے تو پھر مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ دونوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ دونوں کو برائیوں سے بچنا ہوگا۔ دونوں کو اپنے عہد نبھانے ہوں گے۔ اگر یہ ہوگا تو تمہیں تمہارے عمل کی بہترین جزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا دینے کے معاملے میں مرد اور عورت کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اس میں اپنوں کے لئے بھی پیغام ہے، اُن لوگوں کے لئے بھی جو سمجھتے ہیں کہ (دین حق) میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں، جو عورت کو جوتی کی نوک پر رکھتے ہیں، کوئی عزت اور احترام نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں عورت اور مرد برابر ہیں۔ جو بھی نیک اعمال کرے گا وہ جزا پائے گا، اللہ تعالیٰ کا پیارا ہو جائے گا۔ اور اُن اعتراض کرنے والوں کا بھی منہ بند کیا گیا ہے جو (دین حق) کی تعلیم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو اُس کا حق نہیں دیتا اور دوسرے درجے کا سمجھتا ہے۔ (دین حق) نے عورت اور مرد کے فرائض بتا کر دونوں کو اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اگر دونوں کی اس طرف توجہ ہو اور اپنے ذمہ فرائض کے حق ادا کئے جائیں اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے کئے جائیں تو (دین) وہ خوبصورت معاشرہ قائم کرتا ہے جس کی دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔ سارے انسانی قانون اور حقوق کے نام پر قائم کی گئی جو تنظیمیں ہیں وہ سطحی قانون بناتی ہیں جو وقت کے ساتھ اپنی کمزوریاں اور کمیاں ظاہر کر دیں گے۔ آج وہ بڑے اہم نظر آ رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ دیکھیں گے یہی جو قانون ہیں ایک وقت میں بالکل کمزور پڑ جائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین جہاں سب سے پرانے ہیں، جو چودہ سو سال پہلے ہمیں دیئے گئے، وہاں سب سے اعلیٰ بھی ہیں اور ہر فریق کے حق کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔

پس ہر احمدی عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنیاوی حقوق کے نعروں سے متاثر نہ ہوں۔ نوجوان بچیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دنیاوی حقوق کے نعروں سے متاثر نہ ہوں بلکہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے حقوق دیکھیں، اپنی ذمہ داریاں دیکھیں، اپنے فرائض دیکھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ جب یہ معیار حاصل کر لیں گی تو اپنے سکون کے بھی سامان کریں گی، اپنی نسلوں کو سنوارنے کے سامان بھی کریں گی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بھی بنیں گی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2013ء)

بقیہ صفحہ 6 حضرت شیخ مولا بخش صاحب

کے لیے کھڑا ہوا ہوں اس سے مجھے ذاتی طور پر بھی خوشی ہے۔ سال کے قریب عرصہ ہوا میں نے عورتوں کے اخبار تہذیب النسواں لاہور میں ایک مضمون پڑھا جو کسی احمدی عورت کا لکھا ہوا معلوم ہوا، اس کے نیچے عورت کا نام نہ تھا لیکن اس مضمون میں میرا حوالہ دیا گیا تھا، اس سے مَیں نے سمجھا کہ کسی احمدی عورت کا ہوگا.... اس وجہ سے مجھے خوشی ہوئی کہ ایک احمدی عورت نے مضمون لکھنے شروع کیے ہیں۔ مَیں نے لاہور سے آنے والے کئی دوستوں سے پوچھا کہ تہذیب النسواں میں مضمون لکھنے والی کون احمدی عورت ہے مگر انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اب مجھے اس تقریب پر معلوم ہوا ہے کہ وہ یہی احمدی عورت تھیں جن کا میں اب نکاح پڑھنے لگا ہوں......

اگر کچھ عورتیں ایسی نکلیں جو مثال قائم کر دیں تو اور بھی کئی عورتیں مضامین لکھنے لگ جائیں گی اس لیے وہ عورتیں جن میں مضمون نویسی کا ملکہ ہو ان کی ہمت بڑھانی چاہیے اور ان کو مدد دینی چاہیے"۔

(الفضل 23 اپریل 1926ء صفحہ 8)

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت شیخ مولا بخش صاحب آف لاہور

یکے از تین صد تیرہ رفقاء احمد

حضرت شیخ مولا بخش صاحب ولد سلطان بخش صاحب محکمہ ریلوے میں ملازم تھے اور لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام سننے کے بعد ابتداء ہی میں ایمان لے آئے، آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

7 فروری 1892ء مولا بخش ولد سلطان بخش کلرک اگزامینر آف اکونٹنٹ شمالی مغربی ریلوے لاہور

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 358 از مولانا دوست محمد شاہد صاحب)

حضرت شیخ صاحب کو حضرت اقدس کے خاندان سے بہت محبت تھی اور خلافت سے وابستگی آپ کے ایمان کا جزو تھا۔ نہایت نیک اور صوفی مزاج بزرگ تھے۔ آپ 313 کبار رفقاء مندرجہ ''انجام آتھم'' میں شامل ہیں، آپ کا نام اس فہرست میں 216 ویں نمبر پر درج ہے۔

آپ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کے چچا تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنے بھتیجے حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کو خط لکھا جس سے آپ کی حضرت مسیح موعود سے محبت و اطاعت اور قادیان سے عشق کی جھلک نظر آتی ہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب اس خط کو درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمارے نام ایک شفقت نامہ

اگرچہ ضروری نہ تھا کہ ہم اپنے کسی پرائیویٹ (نجی) خط کو شائع کرتے لیکن چونکہ اس شفقت نامہ سے جو ہدایت نامہ کی شکل میں ایڈیٹر الحکم کے مہربان باپ سے بھی بڑھ کر شفیق عم مکرم میاں مولا بخش کلارک لاہور نے لکھا ہے، ان لوگوں کے لئے بھی جو دارالامان میں رہتے ہیں چند نصیحت اور ہدایت کی باتیں مل سکتی ہیں اس لئے اس خط کے چند فقرات شائع کرتے ہیں۔ وھو ہذا عزیز القدر اطال عمرہٗ۔

یہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو امن کے گھر میں ہے جو ایک طرح سے باغ عدن کی استراحت سے کم نہیں مگر چونکہ یہ باغ عدن دنیا میں ہے اس لئے شیطان کی آزمائش کا بھی اندیشہ ضروری ہے مبادا کوئی مار سیرت اس میں بھی گھس کر ڈنگ مارے اور پھسلا جاوے، اس لئے میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ سب پھل کھانا مگر تمیز (خود پسندی) خود بینی اور عیب چینی کا پھل نہ کھانا تا ایسا نہ ہو کہ انسان اول کی طرح جنت سے نکالا جاوے۔ (ربنا لا تشمت بنا الاعداء و لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین۔ آمین)......

قادیان رہنے میں تجھ کو یہ بھی تاکید کرتا ہوں کہ زیادہ اختلاط عوام الناس سے کرنا اچھا نہیں، نہ تکبر و انانیت کے رو سے بلکہ بے جا تکلفی کے سبب سے کیونکہ بے تکلفی سے بے لطفی پیدا ہو جاتی ہے جس کا آخری نتیجہ بدمزگی، رنجش و بدگمانی پیدا کرتا ہے، اپنے کام سے فارغ ہو کر تنہائی اور خلوت میں لکھنے پڑھنے میں مصروف رہنا چاہیے۔ اپنی سیلف ریسپیکٹ (self respect۔ ناقل) کا خیال بھی ضروری چیز ہے۔ حضرت امام الزمان مرزا صاحب سلمہ الرحمٰن کے وعظ و پند سے مستفیض ہونا اور ان کی عملی زندگی کے رنگ سے رنگین ہونے کی سعی کرنا چاہیے اور مولانا نورالدین صاحب اور مولانا عبدالکریم صاحب ...... جیسے اشخاص کی صحبت سے اخص فیض اٹھانا چاہیے کیونکہ یہ لوگ علاوہ دنیوی امور میں تجربہ اور وجاہت رکھنے کے دینی امور میں صادق اور راسخ الایمان ہیں اور حضرت مرزا صاحب کی صحبت سے بہت کچھ استفادہ کرتے رہے ہیں خصوصاً اول الذکر دو صاحب۔

تکبر سے بچنا، تکبر سے بچنا، تکبر سے بچنا۔ سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور اخلاص سے رہنا مقدم ہے۔ میں تجھ کو ڈراتا ہوں کہ ہر ایک کام خشیة اللّٰہ سے شروع کرنا چاہیے، کھانا پینا، چلنا پھرنا، بولنا، ہنسنا غرضیکہ ہر ایک فعل میں الٰہی خوف ہو کیونکہ سلیمان کہتا ہے کہ خدا کا خوف حکمت کا شروع ہے اور قرآن کہتا ہے کہ جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی۔ پس ہر وقت خوف الٰہی اور خشیۃ اللہ حقیقی طور پر نہ ریاکاری اور ظاہر داری کے طور پر تیرا اوڑھنا بچھونا ہو تا خدا تجھ پر الطاف و اکرام کی بارش کرے اور تجھے زمانے کے امام کے پاس رہنے کی حقیقی توفیق دے اور تُو اس مطلب اور غرض کو سمجھ لے جو ایسے لوگوں کے پاس رہنے سے ہوتا ہے۔ امام کے پاس بیٹھنا، اس کے ساتھ کھانا کھانا کوئی مشکل کام نہیں مگر حقیقت کے رو سے بڑا کٹھن اور خطرناک ہے، ہر وقت دعا مانگنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ صدق نیت عطا کرے اور ایسا نہ ہو کہ ہم کسی کے لئے ٹھوکر کا پتھر بن جائیں، یہودا اسکریوطی بھی مسیح کے ساتھ کھانا بلکہ چھاتی پر لیٹتا تھا، بہشت کی کنجیوں کا وارث.... پطرس بھی تو مسیح کے ساتھ رہتے تھے۔

پس ہمیشہ دعا اور استغفار کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک عہد پر جو امام الوقت کے ہاتھ پر کیا ہے ہم کو قائم رکھے۔ دارالامان میں رہنے پر کبھی ناز نہ ہو ایسا ناز جو تکبر اور انانیت پیدا کرے۔ ایسی رہائش سے وہ بات حاصل کرنی چاہیے جو فخر کے قابل ہو۔ حکیم صاحب سے خصوصًا بردباری کا سبق سیکھنا چاہیے۔ کسی کو اخبار دینے میں اس امر کا لحاظ رکھو کہ منت والحاح سے نہ دیا جاوے، میں اس کو شرک سمجھتا ہوں، اس کا مطلب ہے کہ اللہ پر توکل اور بھروسہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو اپنی ضرورتوں کا متکفل نہیں بنانا چاہیے اور نہ اس کی رضا جوئی کو چھوڑ کر اپنی غرض اور مطلب کو پیش نظر رکھ کر کوئی کام کرنا چاہیے۔......مگر وہ ان کے لئے ہی مولیٰ اور وکیل ہوتا ہے جو اس سے رشتہ عبودیت کا سچ مچ گانٹھ لیتے ہیں، بجز اس کے ایسا تعلق پیدا نہیں ہو سکتا۔

اب میں نہیں چاہتا کہ تجھ کو زیادہ تاکید کروں تُو خود ان باتوں پر غور کر اور سمجھ اپنا مسلک السلامة فی الواحدہ بنا لو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ و معین ہو، آمین۔

عاجز مولا بخش از لاہور

(الحکم 13 مارچ 1898ء صفحہ 6)

حضرت شیخ مولا بخش صاحب بفضلہٖ تعالیٰ ابتدائی موصیان میں سے تھے آپ کا وصیت نمبر 229 ہے، آپ نے 14 فروری 1928ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

(الفضل 2 مارچ 1928ء ص 5)

اہلیہ محترمہ کا ذکر خیر

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت برکت بی بی صاحبہ تھا جو آپ کی طرح ہی نیک اور صالحہ تھیں۔ وہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ ابتدائی موصیان میں سے تھیں، آپ دونوں میاں بیوی کا وصیت نمبر 229 ہے۔ انھوں نے 29 جنوری 1911ء میں لاہور میں وفات پائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ آپ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی چچی تھیں اور حضرت شیخ صاحب کی والدہ کی وفات کے بعد بچپن سے ان کی دیکھ بھال کی، اس لحاظ سے آپ کا احسان مند ہوتے ہوئے حضرت عرفانی صاحب نے آپ کی وفات پر ''میری پیاری امّاں، میری جان امّاں'' کے عنوان سے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''29 اور 30 جنوری 1911ء کی درمیانی شب کو 2 بجے کے قریب لاہور سے مجھے ہوش رُبا خبر پہنچی کہ میری چچی صاحبہ نے 29 جنوری کو 11 بجے دن کے قریب وفات پائی۔ مرحومہ میرے لئے شفیق ماں کی طرح مہربان تھی، میں بچپن ہی میں آغوش مادر سے الگ ہو چکا تھا لیکن قریباً گزشتہ بائیس سال سے میں سمجھتا تھا کہ میری ماں زندہ ہے، پہلی ماں کی وفات تو مجھے خواب کی طرح یاد ہے مگر اب اس واقعہ نے اسے پھر یاد دلا دیا۔

ہم اللہ کی رضا پر الحمد للہ راضی ہیں اور شرح صدر سے قضا کے اس ہاتھ کو برداشت کرتے ہیں۔ مرحومہ نے خدا کے فضل سے 8 بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے تین لڑکے ہیں اور بڑا بچہ محمد مبارک اسماعیل اسلامیہ کالج میں اور دو مڈل کلاسوں میں تعلیم پاتے ہیں، باقی بچے بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ میرے چچا مولوی مولا بخش صاحب ایک صوفی مزاج، رقیق القلب بزرگ ہیں (جو لاہور کے اگزامینر آفس میں ملازم ہیں) مجھے اس کی وفات کا دلی صدمہ ہے لیکن میرے لیے یہ امر تسلی کا موجب ہے کہ میں نے بھی اس کی تربیت سے روحانی فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اسے سعادت مند اولاد دے دی ہے جو اس کے لیے لمبی دعائیں کرنے کی عادی ہے۔ مرحومہ ایک نفس کش، غریب مزاج اور نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والی تھی۔ باوجود کثرت اولاد کے پڑھنے پڑھانے کا شوق تھا....اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل و رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے دامن کرم میں جگہ دے۔ (آمین)

31 جنوری کو مرحومہ نے مقبرہ بہشتی میں خدا کے فضل سے جگہ پائی اور جگہ بھی حضرت مسیح موعود کے قدموں میں۔ وللہ الحمد''۔

(اخبار ''الحکم'' 28 جنوری 1911ء صفحہ 5 کالم 2)

اخبار بدر نے لکھا:

''شیخ یعقوب علی صاحب کی چچی مرحومہ کا جنازہ لاہور سے لایا گیا اور ایک شاندار جماعت کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب (مراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ ناقل) نے نماز جنازہ ادا کی، جس کے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

اللّٰھم ارحمھا وَ اغفرلھا۔''

آپ کی اولاد میں تین بیٹے مکرم شیخ مبارک اسماعیل صاحب (وفات 27 فروری 1966ء) مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انجینئر اور مکرم شیخ محمد اسحٰق صاحب اور پانچ بیٹیاں تھیں، ایک بیٹی محترمہ بشارت خاتون صاحبہ اہلیہ میاں عبدالمجید صاحب انبالوی حلقہ پیپلز کالونی فیصل آباد کی صدر لجنہ رہی ہیں۔ محترمہ بشارت خاتون صاحبہ ایک پڑھی لکھی اور لکھنے والی خاتون تھیں، ان کے متعدد مضامین مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے۔ اپریل 1926ء میں ان کا نکاح پڑھاتے ہوئے، حضرت خلیفة المسیح الثانی نے فرمایا:

''اس وقت میں جس نکاح کا خطبہ پڑھنے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ناصر احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ پکانسوآنہ ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21 فروری 2014ء کو تاشف حسین واقف نو ابن مکرم ملک محمد احسن صاحب مرحوم آف پکانسوآنہ ضلع چنیوٹ کی قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرنے پر تقریب آمین منعقد کروائی گئی۔ مکرم محمد لقمان صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی نے بچے سے قرآن پاک سنا۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ بچے کے ترجمے کے ساتھ قرآن پاک مکمل کرنے اور نیک اور مخلص بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

مکرم مامون احمد صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے طلحہ احمد نے خداتعالیٰ کے فضل سے 10 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اسے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی پھوپھی مکرمہ امۃ اللہ جمشید صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 17 نومبر 2013ء کو دارالیمن وسطی سلام میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کے دل کو نور قرآن سے منور کر کے قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ نوید ربی صاحب مربی سلسلہ وکالت تعلیم تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم فرید ربی صاحب آف جرمنی کو 8 فروری 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام برہان ربی تجویز ہوا ہے۔ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم صوفی بشیر احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم احسان اللہ خان صاحب آف جرمنی کا نواسہ، مکرم حکیم غلام حسن صاحب مرحوم لائبریرین قادیان اور مکرم حکیم قدرت اللہ خان صاحب مرحوم آف لاہور کی نسل سے نیز محترم حافظ فضل ربی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ یوکے کا بھتیجا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خلافت کا اطاعت گزار خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم جمشید اقبال صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فرحان جمشید نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 3 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اسے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ امۃ اللہ جمشید صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 17 نومبر 2013ء کو گھر میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور اس کے دل کو نور قرآن سے منور کردے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب ریٹائرڈ کارکن نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد افضل جاوید صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ عرصہ تین ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ ان کو پتے کی بھی تکلیف ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آپ سانحہ بیت الذکر لاہور میں زخمی ہوئے تھے۔

نیز میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ فہمیدہ حامد چند دنوں سے بیمار ہے۔ اس کی کامل وعاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مسعود احمد ظفر صاحب کارکن دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم داؤد احمد صاحب احمد نگر سی سی یو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فالج کی وجہ سے داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد سرور صاحب کارکن اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کے پھیپھڑوں میں تکلیف ہے جس کی وجہ سے حالت کافی خراب ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم اظہر حسین صاحب معلم وقف جدید 646 گ ب ٹھٹھہ کالو کا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ نصرت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسلم صاحب گزشتہ دو سال سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم صوفی محمد امین صاحب بشیر کالونی ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ منورہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اعجاز احمد صاحب آف ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ مورخہ 27 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی بعمر 44 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ مکرم رانا سعید احمد غازی صاحب مرحوم اسیر راہ مولا کی لخت جگر تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 28 فروری کو بعد از نماز جمعہ بیت المبارک میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں بہن بھائیوں کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹے مکرم مرزا ماہر احمد صاحب اور خاوند مکرم اعجاز احمد صاحب چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مہر محمد زبیر احمد صاحب سینٹ پیٹرز برگ رشیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد اقبال ناصر صاحب مورخہ 5 مارچ 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 67 سال انتقال کر گئے۔ آپ طویل عرصہ سے دل کے مرض میں مبتلا تھے۔ آپ کو دفتر وقف جدید، خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق ملی آپ کو جماعت احمدیہ محمود آباد سندھ کے ابتدائی صدر جماعت ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ آپ کی نماز جنازہ 5 مارچ 2014ء کو پہلے محلّہ ناصر آباد شرقی بعدہ صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں بوقت 11 بجے ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

مکرم طارق احمد رشید صاحب

فجی میں نیشنل تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ فجی کو شعبہ تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام پہلی مرتبہ نیشنل لیول پر طلباء اور طالبات پر مشتمل سات روزہ تربیتی کلاس مورخہ 2 تا 8 دسمبر 2013ء ہیڈکوارٹر صوا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے کلاس میں جماعت فجی کے 3 جزائر سے 7 مجالس کی نمائندگی ہوئی جس میں 40 طلباء وطالبات شامل ہوئے۔ بیت الذکر کے احاطہ میں ہی علیحدہ علیحدہ انتظام کے تحت رہائش اور کھانے کا بندوبست کیا گیا۔

کلاس کا آغاز 2 دسمبر صبح 9 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد تنظیموں کے عہد دہرائے گئے اور مکرم فضل اللہ طارق صاحب امیر ومشنری انچارج نے ہدایات دیں۔ دعا کے ساتھ مقرر شدہ نصاب، ٹائم ٹیبل اور قواعد وضوابط کے مطابق باقاعدہ کلاس کی routine شروع ہوئی۔

نماز فجر اور درس القرآن کے بعد ناشتے کا انتظام ہوتا بعدازاں باقاعدہ کلاسیں شروع ہوجاتیں جن میں درج ذیل مضامین پڑھائے گئے: حفظ القرآن، ترتیل القرآن، نماز باترجمہ، دعائیں، احادیث، فقہ، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت۔ نیز حضرت مسیح موعود کی کتاب کشتی نوح بھی پڑھائی گئی۔ آخر پر تحریری امتحان بھی لیا گیا۔ مندرجہ بالا مضامین کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق علمی اور معلوماتی لیکچرز کروائے گئے اور امیر صاحب نے طلباء سے احمدیت اور خلافت کی اہمیت پر گفتگو کی۔ نماز عشاء کے بعد مجلس سوال وجواب کا پروگرام بھی رکھا گیا۔

طلباء وطالبات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنا اور حضور انور کو دعائیہ خطوط بھی لکھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 8/اگست 2013ء کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں والدین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مکرم امیر صاحب فجی نے اعزاز پانے والے طلبا میں انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کے ساتھ اس تقریب اور تربیتی کلاس کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس تربیتی کلاس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 7 فروری 2014ء)

گوندل کے ساتھ پچاس سال

☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال

☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ

ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

25مارچ2014ء

- 12:30 am ریئل ٹاک
- 1:30 am راہ ہدیٰ
- 3:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30مئی 2008ء
- 4:00 am تقاریر جلسہ سالانہ
- 4:35 am سیرت حضرت مسیح موعود
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
- 5:55 am الترتیل
- 6:20 am حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ میں استقبالیہ 11 جون 2013ء
- 7:30 am کڈز ٹائم
- 8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30مئی 2008ء
- 9:00 am آداب زندگی
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 11:30 am یسرنا القرآن
- 12:00 pm گلشن وقف نو
- 1:00 pm احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
- 1:30 pm سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
- 2:00 pm سوال و جواب
- 3:00 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
- 5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 5:30 pm یسرنا القرآن
- 6:00 pm ریئل ٹاک
- 7:00 pm بنگلہ پروگرام
- 8:00 pm سپینش سروس
- 8:35 pm احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
- 9:00 pm پریس پوائنٹ
- 10:00 pm Let's Find Out
- 10:30 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm گلشن وقف نو

26مارچ2014ء

- 12:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء (عربی ترجمہ)
- 1:30 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
- 2:00 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
- 3:00 am احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
- 3:35 am نور مصطفویؐ
- 4:00 am سوال و جواب
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:15 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 5:50 am یسرنا القرآن
- 6:15 am گلشن وقف نو
- 7:15 am احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
- 7:50 am براہین احمدیہ
- 8:20 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
- 8:55 am Let's Find Out
- 9:35 am نور مصطفویؐ
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am الترتیل
- 11:40 am جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 5 فروری 2012ء
- 1:15 pm ریئل ٹاک
- 2:15 pm سوال و جواب
- 3:05 pm انڈونیشین سروس
- 4:05 pm سواحیلی سروس
- 5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
- 5:45 pm الترتیل
- 6:15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 30مئی 2008ء
- 7:15 pm بنگلہ سروس
- 8:20 pm دینی و فقہی مسائل
- 9:00 pm کڈز ٹائم
- 9:30 pm فیتھ میٹرز
- 10:30 pm الترتیل
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm جلسہ سالانہ بنگلہ دیش

27مارچ2014ء

- 1:00 am ریئل ٹاک
- 2:15 am دینی و فقہی مسائل
- 3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 30مئی 2008ء
- 4:00 am انتخاب سخن
- 5:05 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس
- 6:00 am الترتیل
- 6:35 am جلسہ سالانہ بنگلہ دیش
- 8:10 am دینی و فقہی مسائل
- 8:45 am فیتھ میٹرز
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:35 am یسرنا القرآن
- 12:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی 29 جون 2013ء
- 1:00 pm جمہوریت سے انتہا پسندی تک
- 2:00 pm ترجمۃ القرآن کلاس
- 3:05 pm انڈونیشین سروس
- 4:05 pm پشتو مذاکرہ
- 5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
- 5:35 pm یسرنا القرآن
- 5:55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
- 7:00 pm Shotter Shondhane Live
- 9:00 pm فارسی سروس
- 9:35 pm ترجمۃ القرآن کلاس
- 10:40 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:25 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔مارچ

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15مارچ2014ء

- 1:20 am دینی و فقہی مسائل
- 2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء
- 3:20 am راہ ہدیٰ
- 6:10 am حضور انور کا دورہ سپین
- 7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء
- 8:25 am راہ ہدیٰ
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 12:00 pm جلسہ سالانہ یوکے
- 2:00 pm سوال و جواب
- 4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء
- 6:00 pm انتخاب سخن Live
- 9:00 pm راہ ہدیٰ Live
- 11:20 pm جلسہ سالانہ یوکے

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔ جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
/servisshoespointrabwah

وردہ فیبرکس گرمیوں کا تحفہ
لان شرٹ پیس صرف -/220 روپے میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ
(Registered & Recognised)
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا میں کلاس 6th اور 9th میں داخل ہونے والے طلباء کی فری کوچنگ کلاس جاری ہے، کلاس 6th تا 9th داخل ہونے کے خواہشمند طلباء فوری طور پر دفتر سے رابطہ کرکے اپنی رجسٹریشن مکمل کروائیں
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول ربوہ
047-6214399,6211499

FR-10

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، 5 سال تا جینٹس XXXL ویسکوٹ دستیاب ہیں۔
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

آگیا جی آگیا لان میلہ۔ 2014ء
شفون دوپٹہ، شفون بازو، لان سٹار کلاسک
بسم اللہ فیبرکس چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: ڈوگر برادرز۔ 0300-7716468 ۔ 0313-7040618

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
محمد احمد طاہر ربوہ: 03007704339

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962